© rasailojaraid.com

کشمیر بزور شمشیر قسط: 29

تاریخ جموں وکشمیر

عبدالوھاب خان

90 - 4 - 24	بھارت نے حملہ کیا تو نتائج 65ء اور 71ء سے بالکل مختلف ہوں گے۔ (وزیر دفاع غلام سرور چیمہ)
90 - 5 - 2	کشمیر پر بات چیت کے لیے کوئی شرط قبول نہیں کریں گے۔ (بھارتی وزیر خارجہ گجرال)
90 - 5 - 9	ہم نصرت بھٹو کا ہیلی کاپٹر آزاد کشمیر میں اترنے نہیں دیں گے۔ (سردار قیوم)
90 - 5 - 12	آزاد کشمیر میں انتخابات کا نہیں، پاکستان اور بھارت میں جنگ کا دن ہے۔ (وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف)
90 - 5 - 16	عالم اسلام بھارت پر دباؤ ڈال کر مسئلہ کشمیر حل کروائے۔ (وزیر اعظم بے نظیر کا تہران میں خطاب)
90 - 5 - 17	دمشق میں پاکستان اور شام کے وزرائے خارجہ نے کشمیر کی صورت حال پر بات چیت کی۔
90 - 5 - 21	سری نگر میں میر واعظ مولوی فاروق کو شہید کر دیا گیا۔
	آزاد کشمیر کے انتخابات میں پی پی پی نے 14 اور مسلم کانفرنس نے 16 سیٹیں حاصل کیں۔
90 - 6 14	150 بھارتی دہشت گرد پاکستان آ گئے ہیں۔ (وزیر اعظم بے نظیر)
90 - 6 - 16	پنجاب کی جیلوں سے خطرناک مجرموں کو رہا کر کے کشمیر بھیجنے کے لیے شیخ رشید کے کیمپ میں تربیت دی گئی۔ (وزیر داخلہ اعتزاز حسن)
90 - 6 - 17	لداخ میں بودھ مت والوں نے بھی بھارتی تسلط سے آزادی کے لیے ہتھیار اٹھا لیے۔
90 - 6 - 29	ممتاز راٹھور آزاد کشمیر کا وزیر اعظم بن گیا۔ صدر نے نومنتخب وزیر اعظم سے حلف لینے سے انکار کر دیا۔
90 - 6 - 30	آزاد کشمیر کی 15 رکنی کابینہ نے حلف اٹھا لیا۔ 93ء میں مقابلہ کریں گے۔ (نواز شریف)
90 - 7 - 13	یوم شہدائے کشمیر کے موقع پر مقبوضہ کشمیر میں عام کرفیو۔
90 - 7 - 23	مقبوضہ کشمیر میں ایک لاکھ سرکاری ملازمین کی سہ روزہ ہڑتال۔
90 - 8 - 6	صدر اسحاق خان نے PPP کی حکومت ختم کر دی۔
90 - 8 - 21	لائن آف کنٹرول پر پاک بھارت شدید جھڑپیں۔
90 - 8 - 27	سردار قیوم بھاری اکثریت سے آزاد کشمیر کے صدر منتخب ہو گئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ بلتستان قسط:2

بلتستان تاریخ ادب وثقافت

اسماعیل فضلی۔ یوگو بلتستان

قراقرم کی وادیوں میں اشاعتِ اسلام:

بون مت کے توہماتی دور، آتش پرستوں کی سختیوں، بدھ مت کی حیا سوزیوں، لاما ازم کے انسانیت سوز سلوک اور دھندوں سے عوام عاجز آ چکے تھے۔ لوگ راجگی اور نمبرداری نظام کے مظالم سے دل برداشتہ تھے۔ راجہ جب چاہے غریبوں کی زمینیں، مکانات اور لہلہاتے کھیت اپنے منظورِ نظر لوگوں کو عطا کیا کرتے تھے، جبری مشقت اور بیگار سے سب تنگ تھے۔ ایسے میں بیچارے لوگ ہر نیک و مخلص انسان کو دیوتا، نجات دہندہ اور ظلِ الٰہی سمجھتے تھے۔

بلتستان میں پہلا مسلمان:

بھیانک تاریکیوں اور بے نشان راستوں میں گھری ہوئی ان وادیوں میں صبح درخشاں کے آغاز کی داستان بھی تعجب انگیز ہے۔ جس کا آفتاب ان کوہساروں کی چوٹیوں سے نمودار ہونے والا تھا۔ ان تاریکیوں کا تصور ہی روح فرسا تھا، جو ظہورِ اسلام سے قبل قراقرم کی وادیوں پر مسلط تھیں۔ ماضی کی شاہراہوں پر فرزندانِ اسلام کے ابتدائی نقوش تلاش کرتے ہوئے میری نگاہ بلتستان کے اولین فرزند اسلام ''ابراہیم مقپون'' پر پڑی۔ اگرچہ وہ مبلغ اسلام تھا اور نہ اس کے ذریعے اسلام پھیلا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس نے کسی بھی فرد کو دائرۂ اسلام میں داخل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ پھر بھی اسے وادی بلتستان میں پہلا مسلمان ہونے کا شرف تو حاصل ہے۔

مولوی حشمت اللہ نے ''تاریخ جموں'' میں اسے مصر کا مفرور شہزادہ قرار دیا ہے۔ لطف اللہ گردیزی نے اسے کشمیری بتایا ہے۔ بعض نے انہیں ترک شہزادہ قرار دیا ہے۔ مولانا قطب نے انہیں ہندوستانی شہزادہ کہا ہے۔ سلمہ اعوان نے ''یہ میرا بلتستان ہے'' میں بیان کیا ہے کہ وہ ایک مفرور شہزادہ تھا؛ گھر سے ناراض ہو کر نکلا، سکون کی خاطر وہ قراقرم کی وادیوں میں پہنچا۔

مولوی حشمت اللہ نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے: ''رگیالوشل بو'' نے گیول آباد کیا، شگر رگیالپو نے شگری کلاں، چوندہ، اور بیامانقپو آباد کیا۔ کورواسون نے کھربو آباد کیا، برق میور نے برنق میں آبادی کی بنیاد ڈالی۔ لون چھے نے کچورہ سے نیچے آبادی شروع کی، پھر جس نے جو حصہ آباد کیا وہاں اپنی حکومت قائم کر لی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیرک شگر رگیالپو کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاندان نے لون چھے کے علاوہ باقی سب خاندانوں پر اقتدار قائم کرلیا۔ ان سب کا صدر مقام ''شگری کلاں'' بن گیا۔

ایک وقت ایسا آیا کہ شگر رگیالپو خاندان کی وارث صرف ایک شہزادی ''شگری'' رہ گئی۔ اس وقت دربار میں چار بااثر لوگ تھے: ستانوٹوک ٹوک، ستانو نیشے، ستانو کنائی اور ستانو بایور۔ دربار کے ان طاقتور ستونوں کے درمیان شگری کی شادی کے بارے میں تنازعہ ہوا۔ ہر شخص چاہتا تھا کہ شگری کی شادی اس کے خاندان میں ہو اور وہ عنان حکومت اپنے ہاتھ لے۔ اس دوران کشمیر سے ابراہیم نامی ایک نوجوان بلتستان پہنچا۔ ۱۲۲۰ء میں یہ نوجوان شگری کلاں کی طرف چل نکلا۔ ایک دن آغازِ بہار میں ایک چٹان کے ساتھ ٹیک لگائے بانسری پر پُر درد ساز بجانے میں مصروف تھا...... شہزادی شگری وزراء کے تنازعات سے بے خبر نہ تھی، وہ اکیلی سیر کو چلی اور اس طرف آنکلی جہاں وہ نوجوان بانسری بجا رہا تھا۔ اس نے اچانک شہزادی کو دیکھ کر سوچا کہ یہ ''خدا کا اوتار'' ہے، رفتہ رفتہ تعارف ہوا اور آپس میں دلچسپیاں بڑھ گئیں۔

ابراہیم بڑا ہوشیار اور قابل نوجوان تھا۔ اس کی شکل وشباہت اور فہم وفراست دیکھ کر لوگ سمجھے یہ کوئی نیا دیوتا ہے جو ملک میں برپا طوفان کو ختم کرنے آیا ہے۔ چاروں وزیر بھی اس کے آگے مرعوب تھے، انہوں نے مصلحت دیکھی کہ شگری کی شادی اس اجنبی جوان سے کردی جائے۔ چاروں وزراء نے بادشاہ کو اپنی متفقہ تجویز پیش کردی، بادشاہ نے اول بیٹی کی رائے لی، پھر ابراہیم کو دربار میں بلالیا۔ بادشاہ، وزراء اور امراء نے پرتپاک استقبال کیا اور ان دونوں کی شادی شاہانہ تزک واحتشام سے انجام پائی اور مقپون خاندان کی بنیاد پڑ گئی۔ ''مقپہ'' کا مطلب ہے: داماد۔ اصطلاح میں مقپون سے مراد ''گھر داماد'' ہے۔ مولوی حشمت اللہ نے مقپون سے سالارِ قوم مراد لیا ہے، جو کہ غلط ہے۔

مقامی رؤساء کی سازشوں اور علاقائی شورشوں نے جلد ہی ابراہیم کو تخت شاہی پر متمکن ہونے کا موقع فراہم کیا۔ اس نے ملک میں عدل وانصاف قائم کرکے عوام کو مطمئن کردیا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اس طرح خاندان مقپون ۱۸۴۰ء تک سکردو پر حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد ڈوگروں نے بلتستان کا جموں وکشمیر کے ساتھ الحاق ختم کرایا۔

اس زمانے میں رگیالو شالبو کی حکومت بھی آخری حکمران کے لاوارث ہوجانے کی وجہ سے ختم ہوگئی، یہاں بھی مقپون کی حکومت قائم ہوئی۔ کورو آسون کے خاندان کی حکومت برق میور کے خاندان میں مدغم ہوگئی۔ اس طرح روندو سے شگری تک تین خاندانوں کی حکومت باقی رہی۔ عرصہ دراز تک پرسکون انداز میں امن وامان کے ساتھ یہ انتظام چلتا رہا۔ ابراہیم کے بعد کھوکھر وسنگے تک سات پشتوں پر مشتمل حکومتوں میں کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہ زمانہ 1220ء سے 1437ء تک بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد غوطہ چو سنگے تخت نشین ہوا۔

© rasailojaraid.com